سوال

(358) بیوہ، والدین اور بہن بھائیوں کے حصص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، پس ماندگان میں سے بیوی، ماں، باپ، دو بہنیں اور دو بھائی ہیں، اس کی کوئی اولاد نہیں، ہر ایک وارث کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں چونکہ میت لاولد ہے اس لیے اس کی بیوی کو 1/4 حصہ ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ [1]

''اگر تمہاری اولاد نہیں ہے تو تمہاری بیویوں کو جائیداد سے چوتھا حصہ ملے گا۔''

والدہ کو چھٹا حصہ دیا جائے گا کیونکہ میت کے متعدد بہن بھائی موجود ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ [2]

''اگر میت کے متعدد بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔''

باقی ترکہ کا حقدار اس کا باپ ہے کیونکہ وہ قریبی مذکر رشتہ دار ہے، حدیث میں ہے کہ مقررہ حصہ حقداروں کو دینے کے بعد باقی ترکہ قریبی مذکر رشتہ دار کو دیا جائے۔ [3]

نیز قرآن کریم کے حکم کے مطابق اولاد نہ ہونے کی صورت میں والدین کو وارث بنایا جائے، پھر ماں کا حصہ بیان کر دیا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی ماندہ ترکہ باپ کا ہے، میت کے بہن بھائی محروم ہیں کیونکہ قرآن کریم میں میت کے کلالہ ہونے کی صورت میں بہن بھائیوں کو ترکہ سے حصہ دیا گیا ہے اور کلالہ کی تعریف یہ ہے کہ جس کا اصل اور فرع موجود نہ ہو، چونکہ صورت مسؤلہ میں میت کا اصل باپ موجود ہے۔ لہٰذا وہ کلالہ نہیں، اس بنا پر بہن بھائی محروم ہوں گے۔ سہولت کے پیش نظر ترکہ کے بارہ حصے کر لیے جائیں ان میں سے 1/4 یعنی تین حصے بیوہ کو اور 1/6 یعنی دو حصے والدہ کو اور باقی سات حصے والد کو دیئے جائیں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۴/النساء: ۱۲۔

[2]۴/النساء: ۱۱۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۳۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:310

محدث فتویٰ